Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | منگل ۔ ۲۲ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ ۔ ۲۶ ہجرت ۱۳۷۱ ہش ۔ ۲۶ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۲۲

دعا کا تعلق روحانی اخلاق سے ہے

"ہمیشہ یاد رکھو کہ یہ غلط ہے کہ دعا قبول نہیں ہوتی اور یہ بھی غلط ہے کہ جو دعا کی جائے قبول ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی روحانی سنتیں جسمانی سنتوں کے مطابق چلتی ہیں۔ تم خدا کی جسمانی سنت کو دیکھو مثلاً ایک انسان ایک محنت کرتا ہے یعنی زراعت کرتا ہے اور یہ کام جسم سے کرتا ہے اسی طرح دعا بھی ایک کام ہے جو روحانی اخلاق سے تعلق رکھتا ہے۔ زمین میں انسان بیج ڈالتا ہے تو کبھی بہت اعلیٰ فصل ہوتی ہے لیکن کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ باوجود بیج ڈالنے کے کچھ پیدا نہیں ہوتا۔"

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ ۶۔ اگست ۱۹۲۵ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اوّل اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جزو یہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہّر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں۔ وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں۔ وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقّت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے۔ یعنی اوّل اوّل جو حجاب انسان کے دل پر ہوتے ہیں ان کا دور ہونا ضروری ہے۔ جب وہ دور ہو گئے تو دوسرے حجابوں کے دور کرنے کے واسطے اس قدر محنت اور مشقّت کرنی نہیں پڑے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال ہو کر ہزاروں خرابیاں خود بخود دور ہونے لگتی ہیں اور جب اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اس کا متکفّل اور متولی ہوتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی حاجت کو مانگے اللہ تعالیٰ خود اس کو پورا کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۷)

بیرون ربوہ سے جو احباب جماعت مرکز سلسلہ میں دار الضیافت کے ذریعہ قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں ان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ اگر بکرا کروانا مقصود ہو تو بارہ صد سے پندرہ صد تک اور اگر گائے میں حصہ ڈالنا ہو تو سات صد سے نو صد تک کے حساب سے رقم قبل از وقت بھجوا دیں تاکہ ان کی طرف سے انتظام کر کے بروقت قربانی کروائی جا سکے۔

(نائب ناظر دار الضیافت)

فضل عمر ہسپتال میں چائلڈ سپیشلسٹ کی آمد

ماہر امراض بچگان محترم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب اور محترمہ ڈاکٹر زیتون قاضی صاحبہ مورخہ ۲۸ مئی بروز جمعرات فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سے درخواست ہے کہ وہ ۲۷ مئی بروز بدھ تک کسی روز صبح میڈیکل آؤٹ ڈور میں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کر کے حسب ضرورت وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

دعا کرتے ہوئے اپنے عمل کے بارے میں بھی سوچا کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اب دیکھیں! بہت سی ان صفات میں سے یہ چند صفات ہیں جو خدا کے ان بندوں کی بیان فرمائی ہیں جو خدا سے باندھے ہوئے عہدوں کو پورا کرتے ہیں اور صراط مستقیم پر چلتے ہیں اور انعام یافتوں میں شمار ہوتے ہیں اور روزمرّہ کی زندگی کی عام باتیں ہیں جن میں ہم میں سے اکثر ٹھوکر کھاتے اور معمولی معمولی عام معروف باتوں پر بھی عمل کرنے کی اہلیت نہیں پاتے۔ پس اگر ہم ہر نماز میں دعا کرتے ہوئے یہ سوچا کریں کہ دعا ہم یہ کر رہے ہیں اور کام کونسے کر رہے ہیں؟ دعاؤں کا رستہ اور ہے اور ہمارے چلنے کا رستہ اور ہے؟ تو اسی وقت انسان کے دل پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔ عام انسان سے اگر کچھ مانگے اور دل میں کوئی اور بات ہو تو یہ بھی منافقت ہے اور ایک مکروہ بات ہے۔ مگر خدا سے کچھ اور مانگے اور کچھ اور کرنے کے ارادے ہوں تو یہ ایک بہت ہی خوف کا مقام ہے۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور والدین سے اور اقرباء سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ بہت سی ایسی شکایتیں روزمرّہ مجھ تک پہنچتی رہتی ہیں کہ بعض مرد ہیں جو اپنے گھر میں بھی اپنی بیوی بچوں سے حسن سلوک سے پیش نہیں آتے۔ ان سے کرخت رویّہ ہے ان سے ظلم و ستم کا سلوک ہے۔ ان سے کنجوسیاں کرتے اور ان کو مصیبت میں مبتلا رکھتے ہیں۔ ایسی بیویاں ہیں جو بیچاری روتی پیٹتی مجھے خط لکھتی ہیں کہ ہمیں تو پیسے کا منہ نہیں دکھاتے۔ گھر میں کچھ ڈال دیا تو ڈال دیا اور وہ بھی ایسا کہ ایک ایک چیز کا حساب رکھتے ہیں۔ زندگی اجیرن ہے بچوں سے حسن سلوک نہیں ہے۔ بچوں کو اسی طرح پھینکا ہوا ہے جس طرح وہ بے جان چیزیں ہیں، ان کو حس بھی کوئی نہیں۔ ان باتوں میں مبالغہ بھی ہو گا لیکن جو لوگ دنیا کے معاشروں سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہر معاشرے میں اس قسم کے ظلم موجود ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ لکھنے والی غلط لکھ رہی ہوں لیکن اور بہت سی ایسی ہیں جو نہ لکھنے والیاں ہیں لیکن ان پر یہ حالات گزرتے ہیں۔ بیسیوں قسم کی مصیبتیں ہیں جو روزمرّہ کی زندگی میں ہماری بداخلاقیوں کے نتیجے میں انسان پر ڈالی جاتی ہیں اور انسانوں کی زندگیوں کو اجیرن کر دیتی ہیں۔ مردوں کی طرف سے بھی، عورتوں کی طرف سے بھی۔ بہوؤں کی طرف سے بھی، ساسوں کی طرف سے بھی، ان کی طرف سے بھی اور بچوں کی طرف سے بھی تو دیکھیں یہ دعا جو خدا نے ہمیں سکھائی ان معنوں میں یہ دعا سکھائی کہ اپنے اپنے بندوں کا ذکر کیا اور کہا کہ انعام یافتہ راہ پر چلنے والے لوگ اس اس قسم کے ہوتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اپریل ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶۔ ہجرت ۱۳۷۱ ہش ۲۶۔ مئی ۱۹۹۲ء

تربیت۔ بہترین ورثہ

کیا ہم اپنے بچوں کو اپنے سے کمتر سمجھیں یا بہتر۔ تربیت کرتے وقت تو ہم یہی سمجھتے ہیں کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں ان کی بہت تربیت کی ضرورت ہے اور ان کی تربیت پر زور بھی دیتے ہیں لیکن جہاں تک عملی زندگی کا تعلق ہے ہمیں یقیناً اس یقین کے ساتھ ان کی طرف دیکھنا چاہیئے کہ وہ خدا نے چاہا تو ہم سے بہتر ہوں گے۔ زمانہ بھی ترقی کر رہا ہے۔ اور وہ بھی زمانہ کے ساتھ ساتھ ترقی کریں گے۔ اگر ہم نے اپنے خورونوش۔ پوشاک اور ایک چھت کا انتظام کر لیا ہے۔ تو کیا وہ نہیں کر سکیں گے۔ ہم یہ کیوں سمجھیں کہ وہ صرف ہماری پیچھے چھوڑی ہوئی چیزوں پر ہی گذارہ کریں گے۔ عملی زندگی میں وہ بھی وہی سب کچھ کر سکیں گے جو ہم نے کیا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بہتر۔

یہ بات ہم نے اس لئے کہی ہے کہ اکثر لوگوں کو فکر یہ ہوتی ہے کہ وہ اولاد کے لئے بہت کچھ چھوڑ کے جائیں۔ اور ایسا سوچتے وقت انکے دل میں خیال یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم نے ان کے لئے کچھ نہ چھوڑا تو وہ بہتر زندگی نہیں گذار سکیں گے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنے بڑوں سے کمانے اور زندگی گذارنے میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ورنہ باپ کے پاس جھونپڑی تھی تو بیٹے نے کوٹھی بنا لی ہے۔ باپ سائیکل پر مارا مارا پھرتا تھا تو بیٹے نے گاڑی خریدی ہوئی ہے۔ باپ معمولی کلرک تھا تو بیٹا ایک اچھا خاصا افسر ہے۔

پس ہمیں صرف اتنی ہی فکر کرنی چاہیئے جتنی ہمارے اپنے کام سے متعلق ہو۔ بچوں کی اچھی تربیت کریں۔ ان کی مدد کریں۔ انہیں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیں۔ اور پھر دیکھیں کہ وہ خدا کے فضل سے اس بات کے محتاج نہیں ہونگے کہ آپ کچھ چھوڑ کے ہی جائیں تو ان کا گذارہ ہوگا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ اس کی زیادہ فکر نہ کریں کہ وارث کے لئے بہت کچھ چھوڑا جائے۔ خدا کا خانہ خالی چھوڑیں اور بچوں کو اس قابل بنائیں کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیں اور پھر خدا کا نام لے کر اپنی عملی زندگی شروع کریں۔ ورثہ کی نسبت تربیت زیادہ ضروری ہے۔

خدا ہماری آئندہ نسلوں کو ہم سے ہر رنگ میں بہتر بنائے۔

تم کچھ نہ کہو، خاموش رہو
دُکھ دَرد سہو، خاموش رہو
خاموشی بھی اک دریا ہے
دریا میں بہو، خاموش رہو

ابوالاقبال

مجھے جب تم پسِ دیوارِ زنداں لے کے جاتے ہو
مِرے سینے پہ اک اعزاز کی فیتی سجاتے ہو

تمہارا آج تو بس آج ہی کی شام تک ہوگا
مِرا کل ہے ابد تک جس سے تم آنکھیں چُراتے ہو

تمہارے ذہن میں تعزیر ہی تعزیر آتی ہے
یہ گنگا ہے تو اس گنگا کو تم اُلٹی بہاتے ہو

ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں ہم جانوں کا نذرانہ
عجب بُزدل ہو گیر و دار سے ہم کو ڈراتے ہو

پرِ پرواز رکھتے ہیں پہنچ جائیں گے ہم اُڑ کر
ہماری راہ میں تم کیسی دیواریں بناتے ہو

ہماری سوچ رنگ و نور ہے اور بات خوشبوئیں
ہماری سوچ کی آواز پر قدغن لگاتے ہو

مِری زنجیرِ پا میرے سفر کو کچھ نہیں کہتی
تم اک حلقے میں جو محدود ہے چکّر لگاتے ہو

بہاؤ کی مخالف سمت بھی ہم تیر سکتے ہیں
مگر دریا کی لہروں میں تم اکثر ڈوب جاتے ہو

نسیمؔ اب کُنجِ تنہائی میں ڈیرے ڈال بیٹھے ہو
نہ اپنے دوستوں کے پاس آتے ہو نہ جاتے ہو

نسیمؔ سیفی

نادار مریضوں کی امداد

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورت مندوں کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ صدقات اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں۔

فضلِ عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک عمل صالح کی صحیح تشریح خدا اور اس کے رسولؐ کی مدد کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس عمل صالح کا پتہ بغیر ایمان کے لگ ہی نہیں سکتا۔ یہ مطلب نہیں کہ عمل صالح کی کوئی جز بھی ایسی نہیں جو بغیر ایمان کے حاصل نہ ہو سکے۔ سینکڑوں اجزاء عمل صالح کے ایسے ہوں گے جن کو بغیر ایمان کے حاصل کیا جا سکتا ہے بلکہ ہمیں یوں کہنا چاہیئے کہ بغیر ایمان کے ان کو حاصل کیا جاتا ہے۔ مگر سوال تو مکمل تشریح کا ہے۔ مکمل تشریح بغیر ایمان کے حاصل نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ کہ قرآن کریم عمل صالح کے دو نتائج بیان فرماتا ہے۔ ایک نتیجہ تو یہ بیان فرماتا ہے کہ اچھے کام کے اچھے نتائج اسی دنیا میں ملتے ہیں۔ اور برے کام کے برے نتائج اسی دنیا میں ملتے ہیں۔ جھوٹ بولنے والا بدنام ہو جاتا ہے۔ سچ بولنے والا نیک نام ہو جاتا ہے۔ لوگ جھوٹے پر اعتبار نہیں کرتے سچے پر اعتبار کرتے ہیں۔ بددیانت کو لوگ قرض بھی نہیں دیتے۔ دیانتدار کو صرف قرض ہی نہیں دیتے اس کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے ہیں۔ جن سے وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ محنتی آدمی کو زیادہ آسانی سے نوکریاں مل جاتی ہیں۔ کام مل جاتا ہے اچھی تنخواہیں مل جاتی ہیں۔ غرض بہت سے نیک اعمال کے بدلے اسی دنیا میں مل رہے ہیں مگر اس (ـــ) میں اس دنیا کے بدلوں کا ذکر نہیں۔ اس (ـــ) میں تو جنت ملنے کا ذکر ہے جو کام انسان نے اپنی مرضی سے کئے اور ان سے فائدہ اٹھا لیا ان کے بدلہ میں جنت کیوں ملے۔ لازمی بات ہے کہ جنت ملنے کے لئے کوئی ایسا فعل بھی ساتھ شامل ہونا چاہیئے جس فعل سے اس نے خدا کی بات مانی ہے اور وہ ایمان ہے۔ اسی وجہ سے جب کبھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنت کا ذکر فرماتے تھے تو یہ ضرور فرماتے کہ جو شخص نیک عمل کرے ایماناً اور احتساباً۔ ایمان اور خدا سے نیک بدلہ کی امید کرتے ہوئے تو اس کو جنت مل جائے گی۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ عمل کا دنیوی نتیجہ تو یہیں انسان کو حاصل ہو جاتا ہے۔ اگلے جہان میں بدلہ ملنے کے لئے کوئی زائد عمل ہونا چاہیئے۔ اور وہ عمل ایمان ہے۔ ایک شخص سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی وجہ سے سوسائٹی میں اس کی قدر ہوتی ہے۔ کئی ایسے کاموں کے حاصل کرنے میں اسے سہولت حاصل ہوتی ہے۔ جن میں سچ کی قیمت دی جاتی ہے۔ یہ شخص اپنے کام کا پھل کھا لیتا ہے۔ اور نتیجہ پا لیتا ہے۔ لیکن اگر ایسا شخص سچ بولتے وقت یہ بھی مدنظر رکھ لیتا ہے کہ میرے خدا نے مجھے کہا ہے کہ سچ بول، میں اپنے خدا کی خاطر سچ بولتا ہوں تو ایسا شخص ایک تو وہ نیک کام کر رہا ہے دوسرے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ نیک کام کرنے کا نتیجہ تو اس کو اس دنیا میں مل گیا لیکن خدا تعالیٰ کی خاطر ایک کام کرنے کا نتیجہ اس کو اس دنیا میں نہیں ملا۔ وہ نتیجہ مرنے کے بعد جنت کی صورت میں ملے گا۔ اگر کسی شخص نے خدا تعالیٰ کی خاطر نیک کام کیا ہے تو جہاں تک نیک کام کا تعلق ہے وہ بنی نوع انسان کے فائدہ کی چیز ہے۔ بنی نوع انسان اپنے محدود ذرائع سے اس کو محدود انعام اسی دنیا میں دے دیتے ہیں لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ کی خاطر نیک کام کرنے کا تعلق ہے یہ دنیوی انعام اس کا بدلہ نہیں کہلا سکتا اس کا بدلہ خدا تعالیٰ پر الگ واجب ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ کے ذرائع غیر محدود ہیں وہ اس کے بدلہ میں اسی نیک شخص کو غیر محدود جنت دیتا ہے۔ پس (وہ ایمان لائیں) کی شرط لگا کر عمل صالح کی قیمت نہیں گھٹائی بلکہ یہ بتایا گیا ہے کہ عمل صالح کے ساتھ جب ایمان لگ جائے تو اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے اور اسی دنیا میں نہیں بلکہ اگلے جہان میں بھی اس کا انعام ملتا ہے۔ پس جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ (دین حق) عمل صالح کی قیمت گراتا ہے وہ غلطی کرتے ہیں۔ عمل صالح تو انسانوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور انسان اس کی قیمت ادا کرتے ہی رہتے ہیں۔ قرآن کریم کا اصل تعلق تو اس عمل صالح سے ہے۔ جو خدا کی خاطر کیا جائے وہ یہ نہیں کہتا کہ عمل صالح کا جب تک ایمان اس کے ساتھ نہ ہو کوئی بدلہ نہیں مل سکتا وہ تو اس بات پر زور دیتا ہے کہ انسانوں کے لئے جو نیک کام کئے جائیں انسانوں کو ان کا بدلہ دینا چاہیئے اور قانونِ قدرت بھی ان کے مناسب بدلہ کا انتظام کر دیتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ زائد مضمون بیان کرتا ہے کہ جب کوئی شخص نیک عمل کرتے وقت یہ نیت کر لیتا ہے کہ میں یہ کام خدا کی خاطر کر رہا ہوں اور جس کے سامنے خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کی وجہ سے خدا کے کلام اور ان کی ہدایت کے مطابق نیک عمل کی ایک کامل صورت آجاتی ہے تو ایسے شخص کی جزا یقیناً اس پہلے شخص کی جزا سے زیادہ ہونی چاہیئے اور صرف اسی دنیا میں اسے جزا نہیں ملنی چاہیئے بلکہ اگلے جہان میں بھی ملنی چاہیئے۔ کیونکہ ایمان کے ساتھ عمل کو وابستہ کر دینے کی وجہ سے اور خدا تعالیٰ کی خاطر کام کرنے کی وجہ سے جزا کی کمیت اور اس کے زمانہ کی وسعت لازماً ممتد ہو جاتی ہے۔

عملِ صالح

قرآن کریم جہاں بھی کہتا ہے عملِ صالح کہتا ہے عمل صالح کے معنے ہیں مناسب حال عمل۔ یعنی نماز کے موقعہ پر نماز روزہ کے موقع پر روزہ (ـــ) صرف نیک عمل انسان کے لئے نفع بخش نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مناسب حال عمل نفع بخش ہوتا ہے۔ دوسرے عمل صالح میں اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اچھا فعل بھی بعض جگہ برا ہو جاتا ہے۔ رحم کی جگہ انتقام اور انتقام کی جگہ رحم بھی مضر ہے۔ پس رحم گو اچھا ہے مگر انتقام کے موقع پر رحم عمل صالح نہیں ہوتا۔ اور اس لئے ناپسندیدہ فعل ہو گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اس طرف اشارہ کیا ہے کہ انسان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک عارضی اعزاز پانے والے اور ایک لمبا اعزاز پانے والے۔ ایک مستقل جنت والے اور ایک عارضی جنت والے۔ حساب کا لفظ ایسے ہی موقعہ پر استعمال ہوتا ہے جب نسبت مستقل ہو۔ پس قرآنی اعتبار سے (آگ کے لوگ) وہ ہیں جن کا لمبا تعلق دوزخ سے ہو اور (جنت کے لوگ) وہ ہیں جن کا لمبا تعلق جنت سے ہو۔ ان کے علاوہ کچھ لوگ وہ ہوں گے جن کا دوزخ سے بھی اس قدر لمبا تعلق نہیں ہو گا جس قدر پہلے لوگوں کا یا جنت سے بھی اس قسم کا لمبا تعلق نہیں ہو گا جس قسم کا پہلے لوگوں کا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عارضی عذاب والے یا عارضی جنت والے پہلے کچھ عذاب پائیں گے اور پھر اپنے وقت پر معافی حاصل کر کے جنت میں داخل کر لئے جائیں گے۔ یہ مستقل ہو گی۔ پس (جنت کے لوگ) کے معنی ہیں جو پہلے دن سے ہی جنت میں جائیں گے۔ ورنہ یوں تو ہر شخص ہی آخر میں جنت میں چلا جائے گا۔ آریہ قوم کی تعلیم اس کے خلاف ہے وہ سمجھتے ہیں کہ پہلے خدا عذاب دے گا اور پیشتر اس کے کہ عذاب مکمل ہو انسان کو انعام دینا شروع کر دے گا۔ بے شک انعام دے کر پھر بے گناہ بچا کر رکھ لئے جائیں گے۔ انکی سزا میں دوبارہ اس کو کسی جون میں ڈال دیا جائے گا۔

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ــــ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۲۳۔ اگست ۱۹۴۰ء کو فرمایا۔

پس صرف ان مجالس میں شامل ہونا کافی نہیں بلکہ اپنے اعمال ان مجالس کے اغراض و مقاصد کے مطابق ڈھالنے چاہئیں۔ خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے خدمتِ احمدیت کو ثابت کر دیں۔ انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے دین حق کی نصرت نمایاں طور پر کریں اور اطفال احمدیہ کا فرض ہے کہ ان کے اعمال اور ان کے اقوال تمام کے تمام احمدیت کے قالب میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ جس طرح بچہ اپنے باپ کے کمالات کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح وہ احمدیت کے کمالات کو ظاہر کرنے والے ہوں۔ یہی غرض اس تنظیم کو قائم کرنے کی ہے اور یہی غرض (ـ) جماعتوں کے قیام کی ہوا کرتی ہے۔ مگر مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ہماری اس تنظیم کے بعض لوگوں میں ایک بے چینی سی پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی دن ہوئے۔ کسی اخبار کا ایک مضمون میرے سامنے پیش کیا گیا جس میں اس بات پر بڑے غصہ کا اظہار کیا گیا تھا کہ انہوں نے کہا ہے جو شخص خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے سے دور بھاگے گا وہ خدام الاحمدیہ سے دور نہیں بھاگے گا بلکہ احمدیت سے دور بھاگے گا۔ کہتے ہیں "ماں سے زیادہ چاہے کٹنی کہلائے" بھلا ان کو احمدیت سے کیا واسطہ ایک جماعت کا (لیڈر) ایک نظام کا حکم دیتا ہے اور جماعت والے اس نظام کو قبول کر لیتے ہیں وہ اپنی جماعت سے راضی اور جماعت اپنے (لیڈر) سے راضی

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیڈروں کا اکرام

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایک حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ملکوں اور قوموں اور پارٹیوں کے تعلقات کو استوار رکھنے کا بہترین ذریعہ ایک دوسرے کے لیڈروں کا احترام و اکرام ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں بھی سخت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ یہ اور اس قسم کی دوسری بہت سی حدیثوں میں سے یہ بطور نمونہ لی گئی ہے۔ یہ سب اس سنہری ارشاد کی حامل ہیں۔ اختلافات جس طرح افراد کے درمیان ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح قوموں اور ملکوں کے درمیان بھی اختلافات ہوتے رہتے ہیں۔ مگر ان اختلافات کے زہر کو کم کرنے کا بہترین ذریعہ ایک دوسرے سے حسن اخلاق سے پیش آنا ہے۔ اور اس تعلق میں دوسری قوموں اور پارٹیوں کے لیڈروں کا واجبی احترام کرنا بڑا بھاری اثر رکھتا ہے۔ لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب بھی تمہارے پاس کسی قوم یا پارٹی کا کوئی رئیس یا لیڈر آئے تو خواہ وہ کسی مذہب اور ملت کا ہو اس کے ساتھ واجبی احترام سے پیش آنا اور اس کے خاطر خواہ احترام میں ہرگز غفلت سے کام نہ لینا۔ اس زریں ہدایت میں مہمان نوازی اور حسن اخلاق اور حسن سیاست تینوں صفاتِ حسنہ کا بہترین خمیر ہے۔

اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی اسوہ یہ تھا کہ باوجود اس کے کہ آپ نہایت درجہ سادہ مزاج تھے۔ اور لباس اور خوراک میں کوئی تکلف کا پہلو نہیں تھا۔ مگر آپ نے بیرونی قوموں کے وفدوں کے استقبال کے لئے خاص لباس رکھا ہوا تھا اور جب کبھی کوئی وفد آتا تھا آپ اس خاص لباس کو پہن کر اس سے ملاقات فرماتے تھے تاکہ آپ باہر سے آنے والے مہمانوں کا واجبی اکرام کر سکیں۔ اور آپ کو وفود کے اکرام کا اتنا خیال تھا کہ مرض الموت میں وصیت فرمائی کہ میرے پیچھے وفدوں کے اکرام میں کمی نہ آنے دینا۔ ایک دفعہ ایک سفیر نے آپ کے روبرو نہایت گستاخانہ رویہ اختیار کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تم ایک قوم کے سفیر ہو۔ اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مکہ فتح ہوا تو آپ نے عام اعلان فرمایا کہ جو شخص مقابلہ سے دست کش ہو کر اپنے گھر کے اندر بیٹھا رہیگا۔ اور دوسروں کے گھروں میں جا جا کر سازشوں کی سکیمیں نہیں سوچے گا۔ وہ ہماری طرف سے امن میں ہے۔ اس پر ابو سفیان رئیس مکہ نے کہا کہ میں قریش کا سردار ہوں۔ میرا کچھ مخصوص اکرام بھی ہونا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا تمہارا گھر مستثنیٰ ہے پس جو شخص اپنے گھر کے اندر بیٹھا رہے گا۔ یا تمہارے گھر میں پناہ لیگا وہ ہماری پناہ میں ہے۔ الغرض آپ نے دوسری قوموں کے لیڈروں کا انتہائی اکرام کیا اور اپنے صحابہ کو بھی اس کی تاکید فرمائی اور یہی وہ تعلیم ہے جو دنیا میں امن اور دلوں کی صفائی کا موجب بن سکتی ہے

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں۔

اَے محبّت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی

یعنی اے محبت! تو نے عجیب راہ دکھائی تو نے یار کی راہ میں زخم اور مرہم برابر کر دیئے۔

اور

ہمہ مجموعِ دو عالم تو پریشاں کردی
ہمہ عُشّاق تو سرگشتہ و حیراں کردی

یعنی دونوں جہاں کے مجموعہ کو تو نے پراگندہ کر دیا اور سب عاشقوں کو تو نے دیوانہ اور حیران کر دیا۔

پہلے شعر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک ایسی بات بیان فرمائی ہے جو ساری دنیا میں اور ہر زمانے میں حقیقت بن کر سامنے آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ اس محبت کے لئے سب کچھ کر گذرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اسے اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے نتیجہ میں لوگ اسے کیا کہیں گے اور اس کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ عام طور پر لوگ تنگ کرتے ہیں جسے دوسرے الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ زخم دیتے ہیں لیکن محبت کرنے والے کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ اسے زخم دیتے ہیں یا ان زخموں پر کوئی مرہم بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ محبت میں انسان کی نظر صرف محبوب کی طرف ہوتی ہے اور باقی تمام باتیں ثانوی ہو جاتی ہیں۔

دوسرے شعر میں حضور فرماتے ہیں کہ محبت نے دونوں جہانوں کی کیفیت کو پریشان کر دیا ہے۔ ترجمہ میں جو لفظ پراگندہ آیا ہے وہ دراصل اسی معنی میں آیا ہے کہ جب انسان کو پریشانی لاحق ہو تو وہ کسی بات کے متعلق پوری طرح سوچ نہیں سکتا۔ یہ پریشانی محبت کرنے والے کو لاحق رہتی ہے۔ ساری دنیا بلکہ دونوں جہان اس کے سامنے ہیں لیکن وہ صرف اور صرف اپنے محبوب کو دیکھتا ہے اور اس کی محبت کے لئے سب کچھ کر گذرنے پر تلا رہتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ محبت نے تمام محبت کرنے والوں کو دیوانہ بنا دیا ہے اور وہ اس طرح پھرتے ہیں جیسے حیران شخص ادھر ادھر دیکھتا ہے اور سمجھ نہیں پاتا کہ اسے کیا کرنا ہے۔ ان دونوں اشعار میں محبت کرنے والے اور جس سے محبت کی جائے کا ذکر اتنے پیار سے کیا گیا ہے کہ از خود پتہ چلتا ہے کہ یہاں محبت کرنے والا انسان اور جس سے محبت کرنے کا ذکر کیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ایسی ہی محبت کریں کہ ہمیں صرف اور صرف وہی نظر آئے۔ اور دنیا ہمیں جس نظر سے دیکھنا چاہے دیکھتی رہے ہم اس کی پرواہ نہ کریں۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

پھر ان کے بیٹھے بٹھائے کیوں پیچ و تاب اٹھنے لگتے ہیں۔ میں اگر کسی کو کہتا ہوں کہ اس نے اگر فلاں بات پر عمل نہ کیا تو جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہے گا تو میری بات کو خوشی سے سنتا اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میں بوجہ جماعت کا (لیڈر) ہونے کے وہی بات کہہ سکتا ہوں جس میں لوگوں کا فائدہ ہو پھر جبکہ جماعت بھی اپنے فائدہ کو سمجھتی ہوئی ایک بات پر عمل کرتی ہے۔ اور لیڈر بھی وہی بات کہتا ہے جس میں جماعت کا فائدہ ہو تو کسی دوسرے کو اس میں دخل دینے کا کیا حق ہے۔

علاوہ ازیں یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ میں جس کے ساتھ جماعت کا تعلق ہے اگر جماعت کے بعض افراد کو ان کی کوتاہی کو دور کرنے کے لئے کوئی تنبیہہ کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر انہوں نے یہ عمل نہ کیا تو ہماری جماعت میں نہیں رہیں گے۔ تو اس پر انہیں تو بجائے ناراض ہونے کے خوش ہونا چاہیئے کہ اب جماعت کم ہو جائے گی۔ مگر ہوا یہ کہ وہ مخالفت میں اور بھی بڑھ گئے۔

میں نے جیسا کہ ابھی کہا ہے جماعت کی اصلاح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہا تھا کہ اگر وہ خدام الاحمدیہ یا دوسری مجالس میں شامل نہ ہوئے تو ان کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہے گا اور انہیں جماعت سے الگ سمجھا جائے گا۔ یہ فقرہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرمائے) فرماتے ہیں کہ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں اور جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔

اب اس کے یہ معنی نہیں کہ جو شخص بھی ایسا ہوگا اسے ہم اپنی جماعت سے نکال دیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کا میرے ساتھ کوئی حقیقی تعلق نہیں ہوگا۔

---

۲۳ مئی کے شمارہ میں فارسی منظوم کلام میں پہلے شعر کے ترجمہ میں "دین کا قیدی" کی بجائے "دنیا کا قیدی" پڑھا جائے۔ ادارہ اس غلطی کی معذرت چاہتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ——— نون - سین

برمی مسلمانوں کی واپسی

برما کی آبادی زیادہ تر تو بدھ مذہب سے تعلق رکھتی ہے لیکن اس کے مغرب میں ارکان ریاست میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور اس اکثریت کے صوبے سے انہیں تشدد کے ذریعے نکالا جا رہا ہے دو لاکھ ستر ہزار مسلمان مہاجر بن کر بنگلہ دیش پہنچے ہوئے ہیں۔ بنگلہ دیشی اس بات سے پریشان ہیں کہ یہ اتنی بڑی تعداد ہمارے ہاں آگئی ہے اور ان کی خواہش یہ ہے کہ یہ لوگ واپس چلے جائیں لیکن برما کے یہ مسلمان اس لئے واپس نہیں جانا چاہتے کہ انہیں وہاں اپنی جان کی حفاظت کرنا مشکل ہوگا۔ ان کا خیال ہے کہ اگر ہم واپس چلے گئے تو یقیناً ہمارے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ برا سلوک کیا جائے گا۔ گذشتہ روز برما اور بنگلہ دیش کے امیگریشن افسروں نے بنگلہ دیش میں ایک میٹنگ کا انعقاد کیا جہاں اس بات کے متعلق غور کیا گیا کہ ان برمیوں کو کس طرح واپس لے جایا جائے۔ جب ان برمی مسلمانوں کو پتہ چلا کہ یہ میٹنگ ان کے واپس برما جانے کے متعلق ہو رہی ہے تو انہوں نے شورش برپا کرنے کی کوشش کی اور کہتے ہیں کہ کیمپ میں ایک شخص پولیس کی گولی سے مارا بھی گیا۔ پولیس نے کہا ہے کہ ہم اس بات کو برداشت نہیں کریں گے کہ یہ برمی مسلمان جنہیں یہاں مہاجر کی صورت میں رکھا جا رہا ہے وہ کسی شورش میں حصہ لیں اور سختی کے ساتھ اس بات کی پابندی کی جا رہی ہے کہ اب وہ اپنے کیمپوں میں ہی رہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر وہ کیمپوں سے باہر آئے تو مقامی لوگوں کے ساتھ ان کی جھڑپیں شروع ہو جائیں گی کیونکہ مقامی لوگ ان کی بنگلہ دیش میں آمد سے پریشان ہیں۔ یہ برمی مسلمان مہاجر کہتے ہیں کہ برما میں فوجوں نے ان کا سامان لوٹا ان کے گھروں کو آگ لگائی اور ان کی عورتوں کی بے حرمتی کرتے ہوئے جن خواتین نے احتجاج کیا انہیں زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا لیکن اس کے بالمقابل برما کی حکومت اور برما کی فوج ان الزامات کو مسترد کر رہی ہے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ گذشتہ جمعہ کے روز ان برمی مسلمانوں کی واپسی کا آغاز ہونے والا تھا اور یہ آغاز برما اور بنگلہ دیش کے افسران کی ۲۸ اپریل کی میٹنگ کے نتیجہ میں ہونا تھا۔ یہ میٹنگ دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ کے درمیان ہوئی تھی لیکن انتظامی امور کی تکمیل نہ ہونے کے باعث اس عمل کو التواء میں ڈال دیا گیا۔ امید کی جاتی تھی کہ عنقریب نئی تاریخ مقرر کی جائیگی۔ لیکن ابھی تک ایسا ہو نہیں سکا۔ مہاجر کہتے ہیں کہ جب تک اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین اس بات میں حصہ نہ لیں وہ واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم ایک ایسے علاقے میں ہرگز نہیں جانا چاہتے جہاں لوگوں کو انصاف نہیں مل سکتا۔ اور اپنے ان خیالات کے اظہار کے لئے سنا ہے کہ انہوں نے بڑے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔ بنگلہ دیش کی حکومت کا خیال ہے کہ وہ ان مہاجرین کو لازمی طور پر واپس نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن برما کی حکومت نے ان ایام میں اچھے خاصے خلوص کا اظہار کیا ہے اور اس بات کو یوں لگتا ہے کہ تہہ دل سے چاہا ہے کہ یہ مسلمان واپس اپنے ملک چلے جائیں۔

یونیورسٹیوں میں تحقیقات

اسید (USAID) نے چھ پاکستانی یونیورسٹیوں کے ساتھ تعاون کے معاہدے کئے ہیں۔ ان معاہدوں کے نتیجہ میں مختلف تجارتی پراجیکٹ کو بہتر بنانے کے لئے ۳۰ لاکھ ڈالر خرچ کئے جائیں گے یہ چھ یونیورسٹیاں عنقریب ایسے معاملات کے متعلق تحقیقات شروع کر دیں گی کہ مقامی انڈسٹریوں میں بننے والی اشیاء کو بہتر بنا سکیں۔ یہ معاہدے جواب کئے گئے ہیں ان سے پتہ چلے گا کہ یونیورسٹیوں میں اور صنعت کے شعبے میں کہاں تک تعاون کا امکان ہے اور یہ تعاون کہاں تک مفید ثابت ہوتا ہے یہ معاہدے ہیں تو عارضی لیکن امریکن ٹیکنیکل امداد کے تحت شروع کئے گئے ہیں اور اس سے یہ پتہ چل جائیگا کہ یونیورسٹیوں کی تحقیقات کی اہلیت کا کیا معیار ہے۔ کیا یہ ٹیکنیکی مسائل حل کرنے کے قابل ہیں یا نہیں۔ ان میں سے آخری معاہدہ کراچی یونیورسٹی کے ساتھ ۱۴ مئی کو ہوا تھا۔ باقی پانچ یونیورسٹیاں جن کے ساتھ یہ معاہدے ہوئے ہیں یہ ہیں۔ پشاور یونیورسٹی کے ساتھ بیالوجی کا معاہدہ۔ پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ مالیکیولر بیالوجی۔ انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی لاہور کے ساتھ الیکٹریکل انجینئرنگ کا۔ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے ساتھ بائیولوجیکل سائنسز اور گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل کے ساتھ کیمسٹری گویا کہ ان یونیورسٹیوں کو ان مضامین یا موضوعات پر تحقیقات کرنے کے لئے کہا جائے گا اور یہ ساری ایسی چیزیں ہیں جو صنعت کاری میں مفید ثابت ہو سکتی ہیں تحقیقات کے لئے سولہ پراجیکٹ چنے گئے ہیں اور ان سولہ پراجیکٹ کے لئے یونیورسٹیوں کو فنڈز مہیا کئے گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ چودہ کمپنیاں ایسی ہیں جو اس سکیم میں پوری طرح تعاون کرنے کا عہد کر چکی ہیں۔ جب ایک سال یہ یونیورسٹیاں اپنی اپنی جگہ تحقیقات کر لیں گی تو ان تا آپس میں رابطہ کرتے ہوئے ان کی تحقیقات کو ایک دوسرے کے سامنے پیش کیا جائیگا اور اسی طرح یونیورسٹی کے احباب حل و عقد اور صنعت کاروں کو آپس میں ملنے کا موقعہ دیا جائے گا۔ صنعت کاروں میں سے بعض لوگ یونیورسٹی کا دورہ کر کے یہ بھی معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ کام کیسا چل رہا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جون ۱۹۹۳ء میں یعنی ایک سال مکمل ہونے پر کئی سیمینار منعقد کئے جائیں گے جن میں اس تحقیقات کے نتائج پیش کئے جائیں گے۔

مقبوضہ کشمیر اور بیگم عابدہ حسین

امریکی کونسل برائے مطالعہ اسلامک سوسائٹی نے وینے لوڈا VENE LODA یونیورسٹی میں ایک دو روزہ کانفرنس منعقد کی جہاں پاکستانی سفیر برائے امریکہ بیگم عابدہ حسین نے تقریر کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ کشمیر میں اپنا ضروری کردار ادا کرے۔ بیگم عابدہ نے کہا کہ اب تک تقریباً چھ ہزار افراد قتل کئے جا چکے ہیں اور یہ صرف گذشتہ ایک سال کے اعداد و شمار ہیں اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ اقوام متحدہ کو سنجیدگی کے ساتھ مقبوضہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا اگر اقوام متحدہ کو یہ یقین دلایا جا سکتا ہے کہ لیبیا کے خلاف پابندیاں لگانا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے ان دو افراد کو برطانیہ یا امریکہ کے سپرد کر دے جن پر لاکربی کے مقام پر جہاز کے تباہ کرنے کا الزام ہے تو ایسا کیوں نہیں کیا جا سکتا کہ اقوام متحدہ مقبوضہ کشمیر میں تشدد کو روکنے کے لئے کوئی اقدام کرے۔ پاکستانی سفیر نے اس بات پر پریشانی کا اظہار کیا کہ عالمی ضمیر اس معاملے میں بالکل خاموش ہے حالانکہ وہاں سامان لوٹا جا رہا ہے خون بہایا جا رہا ہے اور عورتوں کو بے عزت کیا جا رہا ہے پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ پاکستان کی خواہش یہ ہے کہ وہاں پر ہر ممکن طریق سے قیام امن عمل میں لایا جائے۔ ایسا ہونے کے بعد پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات

باقی ص ۶ پر

ایک چھوٹی سی بات

آپ جس شور سے درگذر کر رہے ہیں۔ اس میں ذرا سا بھی اور شور شامل کر دیا جائے یعنی اس شور کو بڑھا دیا جائے تو عین ممکن ہے کہ وہ آپ کے لئے ناقابل برداشت ہو جائے۔ لیکن اگر بالکل خاموشی کا ماحول ہو اور اس میں ٹِک ٹِک کی آواز آنے لگے تو وہ یقیناً محسوس بھی ہوگی اور بُری بھی لگے گی۔ آپ کو معلوم ہے نا کہ مکمل خاموشی کی مثال کیا دی جاتی ہے۔ کہتے ہیں اتنی مکمل خاموشی کہ اسے پن ڈراپ (PIN DROP) خاموشی کہا جا سکتا ہے۔ یعنی ایک ہلکا سا پن بھی فرش پر گرے تو وہ شور معلوم ہو اور پتہ چلے کہ کوئی چیز گری ہے اور اس نے شور پیدا کیا ہے۔ ہم نے عام طور پر دیکھا ہے کہ کسی میٹنگ میں دس بارہ افراد بیٹھے گرما گرم بحث کر رہے ہوں تو ان سب کا شور برا نہیں لگتا۔ لیکن جب کسی ایک طرف سے ٹک ٹک کی آواز آتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ کوئی صاحب اپنے ہاتھ میں چابی لئے ڈیسک کو بجانے میں دھیما دھیما بجا رہے ہیں تو وہ شور یقیناً گراں گذرتا ہے۔ اس وقت ان سے کہنا بھی مشکل ہوتا ہے اور اگر کسی اور وقت کہا جائے تو انہیں اس بات کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ ان کے چابی میز پر بجانے سے کوئی ایسی آواز پیدا ہوتی ہو جو کانوں پر ناگوار گذرے۔ بہرحال کسی سے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ خود سمجھ جائیے۔ یا ہمیں یوں کہنا چاہیئے کہ جو دوست ایسا کرتے ہیں وہ خود سمجھ جائیں تاکہ کسی کو انہیں بتانے کی نوبت نہ آئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

دھان کی پنیری کی کاشت

دھان کی فصل ایک منافع بخش فصل ہے اور عام طور پر کاشتکار بارہ تیرہ من فی کلہ پیداوار حاصل کرتا ہے جو کہ افسوسناک حد تک کم ہے یہ ایک ایسی زیادتی ہے جو اسکے ساتھ حالات روا رکھتے ہیں یا اکثر وہ خود ہی اس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ حالانکہ اگر ذرا سی بھی کوشش کی جائے تو بڑی آسانی کے ساتھ اس پیداوار کو دگنا کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں چند ایک عوامل کا ذکر کیا جاتا ہے جن پر توجہ کرنے سے یہ ہدف حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پہلی بات جس میں زمیندار سے بنیادی غلطی ہوتی ہے وہ بیج کا انتخاب ہے۔ لبسا اوقات سالہا سال سے جو بیج استعمال ہو رہا ہے اسی کو استعمال کر لیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس بیج میں حسب ضرورت طاقت نہیں ہوتی اور اس میں بہت سا بیج پودا پیدا کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتا۔ اس بات کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بیج ناقص ہو تو پیداوار بھی کم ہوتی ہے اور منڈی میں قیمت بھی کم ملتی ہے

اچھا بیج حاصل کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہے حکومت نے ایسے ادارے کھول رکھے ہیں جہاں اچھا بیج مل سکتا ہے۔ تھوڑی سی تکلیف کرنی پڑتی ہے یعنی وہاں سے جا کر بیج لانا پڑتا ہے۔ لیکن اس تھوڑی سی تکلیف کے مقابلہ میں فائدہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ڈپوؤں سے خریدا جا سکتا ہے۔ جن کے متعلق آپ اپنے علاقہ کے فیلڈ اسسٹنٹ محکمہ زراعت سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ محدود مقدار میں رائس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کالا شاہ کاکو سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پنیری کاشت کرنے سے پہلے بیج کو ہرگز ہرگز دوائی لگائے بغیر کاشت نہ کریں۔ اسکے لئے بھی فیلڈ اسسٹنٹ صاحب علاقہ سے رجوع کریں۔ اور ان سے راہنمائی حاصل کریں۔ کہ کون سی دوائی کسطرح بیج کو لگائی جائے ایسی دوائیوں میں سے بنلیٹ بھی ہے جو کہ ایک پھپھوندی کش دوائی ہے۔ بیج کو بنلیٹ کے محلول میں چوبیس گھنٹہ کے لئے بھگوئیں۔ بنلیٹ ایک گرام فی لٹر پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بیج سے ڈیڑھ گنا مقدار پانی میں دوائی حل کر کے بیج ڈبوئیں۔ مثلاً تیس لٹر پانی میں تیس گرام بنلیٹ حل کر کے اس میں ۲۰ کلوگرام بیج بھگو دیں اور چوبیس گھنٹہ تک بھیگا رہنے دیں دوائی والے پانی میں بیج بھگونے سے پہلے کمزور اور ناکارہ بیج تندرست و توانا بیج علیحدہ کر لیں یہ عمل نمکین پانی کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ نمکین پانی میں بیج کو ڈال کر ہلائیں۔ تیل اور ناکارہ بیج پانی کی سطح پر آجائیں گے۔ ان کو اوپر سے ہٹا کر پھینک دیں۔ نیچے پانی میں ڈوبے ہوئے تندرست و توانا بیج رہ جائیں گے۔ ان بیجوں کو دوائی ملے پانی میں چوبیس گھنٹے تک بھگوئیں اس کے بعد بیج کو انگوری مارنے کیلئے ۳۶ تا ۴۸ گھنٹے کے لئے مناسب جگہ پر ڈھانپ کر رکھیں اور یہ انگوری والا بیج بذریعہ چھٹہ کاشت کریں۔

پنیری تیار کرنے کیلئے جو باتیں ضروری ہیں وہ یہ ہیں۔

۱:۔ پنیری کی کاشت ۲۰ مئی سے پہلے ہرگز نہ کریں

۲:۔ پنیری ہمیشہ وہاں کاشت کریں جہاں سے پانی نزدیک ہو۔

۳:۔ پنیری کی کاشت کیلئے جگہ کا انتخاب کرتے وقت خیال رکھیں کہ پنیری پر کسی درخت وغیرہ کا سایہ نہ ہو

۴:۔ آپ کے علاقے میں جن اقسام کی سفارش محکمہ زراعت نے کی ہوں وہی اقسام کاشت کرنی چاہیئے۔

۵:۔ پنیری میں جڑی بوٹیوں کا تلف کرنا نہایت ضروری ہے۔ ان کو تلف نہ کرنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ زمین سے ملنے والی خوراک جو اصل فصل کو ملنی چاہیئے وہ جڑی بوٹیوں میں ضائع ہو جاتی ہے

۶:۔ پنیری پر بعض اوقات کیڑی یا کسی دوسری بیماری کا حملہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ایسے بیمار پودے بھی کاشت کر دئے جائیں تو فصل پر برا اثر پڑنا لازمی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ بیماری سے متاثرہ پودے لاب لگانے سے پہلے ہی پنیری میں سے اکھاڑ دئے جائیں۔

۷:۔ اگر ضرورت محسوس کریں تو پنیری میں کھاد کا استعمال کریں۔ لیکن پنیری میں کھاد کے استعمال کا وقت مقدار اور طریق کے متعلق اپنے علاقے کے فیلڈ اسسٹنٹ سے ضرور مشورہ کر لیں۔

۸:۔ دھان کی پنیری کی کاشت کے لئے زمین کی تیاری اور ترقی دادہ اقسام کی کاشت کے لئے بیج کا بندوبست بمطابق مندرجہ ذیل شیڈول کریں۔

۱۔ اری ۶ کے۔ ایس ۲۸۲۔ وقت کاشت ۲۰۔ مئی تا ۷۔ جون۔ شرح بیج ۶ تا ۷ کلو گرام فی ایکڑ۔ ایک کلو گرام فی مرلہ بذریعہ چھٹہ۔

۲۔ باسمتی ۳۸۵، باسمتی ۳۷۰، باسمتی پاک، باسمتی ۱۹۸ - وقت کاشت یکم تا ۲۰ جون۔ شرح بیج ۴ تا ۵ کلو گرام فی ایکڑ۔ ½ کلو گرام فی مرلہ بذریعہ چھٹہ۔

جن کھیتوں میں دھان کاشت کرنا ہو ان کی ہمواری از حد ضروری ہے۔ اسلئے کھیت کی تیاری سے پہلے دھان کے کھیتوں کو انتہائی کوشش اور احتیاط سے ہموار کیا جانا چاہیئے۔

ترقیاتی رپورٹ

ترقیاتی رپورٹ (ڈبلیو۔ڈی۔آر) کے ایک رکن مسٹر جان برسکو نے کہا ہے کہ اگر ماحولیات کی آلودگی پر قابو نہ پایا گیا تو ہر سال دسیوں لاکھ افراد موت کے منہ میں محض اس لئے چلے جایا کریں گے کہ آلودگی بہت زیادہ ہے۔ یہ بات انہوں نے اس وقت کہی جب وہ شائع ہونے سے پہلے اپنی رپورٹ کے متعلق ایک سیمینار میں تقریر کر رہے تھے۔ یہ رپورٹ ۱۸ مئی کو شائع ہونی تھی۔ مسٹر برسکو نے کہا کہ رپورٹ میں ایک ایسا راستہ دکھایا گیا ہے کہ جس پر چلتے ہوئے ہماری آئندہ نسلیں ماحولیات کی آلودگی بہت کم دیکھیں گی۔ اسکے ذریعے اقتصادی ترقی بھی جلد جلد ہو گی۔ صحت بھی بہتر رہے گی۔ اور خورونوش کی اشیاء بھی بہتر ملیں گی اور ان سب باتوں کے ساتھ تعلیم بھی بہتر اور زیادہ وسیع ہو جائے گی۔ اور چونکہ زیادہ تعلیم کے ساتھ بچوں کی تعداد بھی کم ہو گی۔ اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ غربت کا بھی یہ ایک موثر علاج ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ ہر جگہ ایک جیسی ترقی ہو اور ترقی کا عمل جاری رہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ دنیا بھر میں ایک ارب لوگ ایسے ہیں جنہیں روزانہ اپنے خرچ کے لئے صرف ایک ڈالر یا اس سے بھی کم ملتا ہے۔ اور آئندہ چالیس سالوں سالوں میں امکان اس بات کا ہے کہ ۳۶۵ ارب لوگ اس میں مزید شامل ہو جائیں گے۔

خورونوش کی اشیاء کے متعلق انہوں نے کہا کہ ان کی پیداوار دگنی کرنے کی ضرورت ہے۔ عنقریب انڈسٹریل پروڈکشن ساری دنیا میں تین گنا ہو جائے گی۔ اور وہ بھی ان تمام معاملات پر اثر انداز ہو گی۔ مسٹر برسکو نے کہا کہ رپورٹ یہ بات بھی پیش کرتی ہے کہ دنیا کی آزادی کا تیسرا حصہ ایسا ہے جسمیں صحت و صفائی کے سامان موجود نہیں ہیں اور ایک ارب لوگ جن کے پاس صاف پانی نہیں ہے۔ اور ۱٫۳ ارب لوگ جنہیں دھوئیں کی آلودگی سے خطرہ ہے۔ اور تین سو سے سات سو ملین عورتیں اور بچے جو اس مشکل میں مبتلا ہیں کہ انہیں صاف ہوا نہیں ملتی۔ اور گھروں کے اندر پکانے کیوجہ سے دھواں ان کی زندگی کو متاثر کرتا ہے اور اسی طرح لاکھوں کی تعداد میں کسان اور جنگلوں میں رہنے والے لوگ اور وہ جو زمین سے پیداوار ملنے پر اپنی زندگی کا انحصار رکھتے ہیں ان سب کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے انہوں نے مزید کہا کہ اس رپورٹ میں زیادہ ترقی پذیر ممالک کا ذکر ہے۔ اور ان کا دیگر ممالک سے موازنہ کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ مزید کس قدر ترقی لازمی امر ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ترقی کو قائم رکھنا عالمی برادری کی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ اکیلے اکیلے ممالک اس سلسلے میں کچھ زیادہ نہیں کر سکتے۔

دلوں کے درد دلوں میں چھپا کے چلتے رہے
ہم اپنے غم کو ترا غم بنا کے چلتے رہے

سمجھ میں آ نہ سکا کیا ہے زندگی آخر
افق کی دھول کو منزل بنا کے چلتے رہے

تمہارے پیار میں جینا ہمارا مقصد تھا
اداس دل میں تمہی کو بسا کے چلتے رہے

جو ہم سے تلخ کلامی سے پیش آئے کبھی
ہم ان کو پیار کے نغمے سنا کے چلتے رہے

کبھی جو دل کی سجاوٹ کا لٹ گیا سامان
تو اس پہ ہجر کا غم ہی سجا کے چلتے رہے

انہیں نہ روک سکی ان کے پاؤں کی زنجیر
جو تجھ سے اذن رفاقت کا پا کے چلتے رہے

رہا نہ فکر زمانہ کسی بھی گام کہ ہم
قدم تمہارے قدم سے ملا کے چلتے رہے

وہ جس حسین کے احسان تھے بہت ہم پر
ہم اس حسین سے نظریں چرا کے چلتے رہے

ہوا گماں کسی لوک داستاں کا ہمیں
جو قصے رات کو تیری وفا کے چلتے رہے

ہمیں تھی لالچ دنیا، یہ ٹھیک ہے آصف
پر اس کے عشق میں دنیا لٹا کے چلتے رہے

آصف محمود باسط

بقیہ: صـ ۵ سے آگے

بہتر ہو جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گذشتہ چند ماہ میں دنیا میں جو حالات رونما ہوئے ہیں انہوں نے پاکستان کو یہ مواقع بہم پہنچائے ہیں کہ وہ ان ممالک اور ان اقوام کے ساتھ بات کریں جن سے اس کے اچھے تعلقات ہیں۔ مذہبی طور پر اور تاریخی طور پر۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان نے وسطی ایشیا میں اپنے تعلقات استوار کرنے میں کوئی تاخیر نہیں کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ (ادارہ)

منصور احمد زبیر ابن مشہود احمد
ربوہ

عصمت ہما بنت ارشاد احمد
دارالنصر شرقی — ربوہ

صنوبر سفیر ابن سفیر احمد
ربوہ

شہزاد ثاقب ابن صوبیدار منور
احمد - ربوہ

فوزیہ ظفر ابن ظفر احمد
چک نمبر ۵۔ احمد آباد ضلع بدین

سفیر احمد ابن ظفر احمد
چک نمبر ۵۔ احمد آباد ضلع بدین

عذیر احمد ابن چوہدری منیر احمد بندیچہ
چک R-۷/۱۸۵۔ ضلع بہاولنگر

سمیرا یاسمین بنت مراد احمد
ربوہ

شہزادہ اسد منیر گجر ابن محمد منیر گجر
ربوہ

رمیز احمد ابن انور حسین ابڑو
لاڑکانہ سندھ

حسن غفار ابن چوہدری عبدالغفار
سرا - چک نمبر ۷-۱۱/۶ ضلع ساہیوال

سدرہ اعجاز بنت چوہدری اعجاز
احمد گھمن - کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ

فرخ احمد ظفر ابن رفیق احمد راجہ
ربوہ

صبیح ظفر ابن محمد صادق
دارالعلوم غربی۔ ربوہ

اسوہ مریم بنت قریشی محمد انور قمر
اوچ شریف ضلع بہاولپور

محمد منیب ابن میر عبدالمجید شاہد
ربوہ

لقمان ثاقب ابن محمد احمد ثاقب
ربوہ

نذیر احمد ابن گل رحیم
افغانستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ وزیر دفاع نے کہا ہے کہ سندھ میں آپریشن کے دوران بھارت کی مداخلت کا امکان رد نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ بھارتی مداخلت سے نبٹنے کے لئے تمام مؤثر اقدامات کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبے کے حالات خراب کرنے میں بھارت کا ہاتھ ہے انہوں نے کہا کہ کسی رکن اسمبلی پر ڈاکوؤں اور تخریب کاروں کی پشت پناہی کا الزام ثابت ہوا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ وزیر دفاع نے کہا کہ سندھ کے آپریشن میں فوج استعمال نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے جی ایچ کیو کے اجلاس میں نہیں بلایا گیا۔ جہاں کوئی نہ بلائے وہاں نہیں جانا چاہیئے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ تخریب کاروں کے خاتمہ کے لئے فوج کو اختیارات دیئے گئے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر دہشت گردی میں کوئی سیاسی لیڈر ملوث ہوا تو اسے ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا۔

○ سندھ میں جو آپریشن ہونے والا ہے اس بارے میں کہیں بھی پولیس کو اعتماد میں نہیں لیا جا رہا جنگلوں کی طرف روانہ ہونے والے فوجی قافلوں میں دوسرے سازوسامان کے علاوہ توپیں بھی شامل ہیں۔

○ سندھ میں کام کرنے والے بھارتی خفیہ فوج کے تربیت یافتہ کمانڈوز کی فہرستیں حکومت نے حاصل کر لی ہیں۔ بھارتی حکومت کو اس ضمن میں سفارتی ذرائع سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ الذوالفقار کے گوریلوں کی گرفتاریاں بھی عمل میں آ چکی ہیں۔

○ وفاقی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ وہ اپوزیشن لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو کو تمام تقریبات میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔

○ ایک باغی افغان کمانڈر نے افغانستان کے وزیر دفاع احمد شاہ مسعود اور مخالف لیڈر انجینیئر گلبدین حکمت یار کے درمیان ملاقات جبراً روک دی۔ باغی کمانڈر نے مجوزہ مقام کو جانے والی سڑک روک دی اور اسلحہ کے بل پر ٹریفک بند کر دی جس سے احمد شاہ مسعود ملاقات کے لئے نہ جا سکے۔

○ پی ڈی اے نے کہا ہے کہ حکومت نے اعتراف کر لیا ہے کہ وہ سندھ میں امن و امان قائم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ پی ڈی اے نے فوج سے توقع ظاہر کی ہے کہ وہ سندھ میں غیر جانبداری کا مظاہرہ کرے گی۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ قاضی حسین احمد جغرافیہ کے استاد رہ چکے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دیوار برلن قوم پرستی کی وجہ سے ٹوٹی تھی ہمارے خطے کا بھی یہی مقدر ہے۔

○ نواب زادہ نصر اللہ نے کہا ہے کہ چند دنوں میں ایم کیو ایم بھی حکومت سے علیحدہ ہو جائے گی۔

○ مسٹر آصف زرداری نے قومی اسمبلی میں بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نے میری کردار کشی کے لئے اڑھائی کروڑ روپے سے خصوصی سیل قائم کیا تھا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت کے خلاف احتجاج نے نئی کروٹ لی ہے۔ مجاہدین نے بھارتی فوجیوں پر راکٹ لانچروں سے زبردست حملہ کیا جس کے نتیجے میں دو میجر اور ایک کیپٹن سمیت ۴۳ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۷ مئی کو تعطیل کی وجہ سے الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام۔ خریداران الفضل اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینجر الفضل)

ضرورت ہے

دواخانہ پر کام کرنے کے لئے مددگار کارکن کی ضرورت ہے کسی ریٹائرڈ معلم صاحب کو ترجیح دی جائے گی تفصیلات بذریعہ خط یا بالمشافہ طے فرماویں۔
حکیم قاضی نذر محمد قاضی دواخانہ
چک چٹھہ رجسٹرڈ حافظ آباد۔ گوجرانوالہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi

adcom 111-89